حلقے گوہر شاہی کے فتنے سے بخوبی واقف ہیں۔ یہ شخص انتہائی لالچی، شہرت کا مریض اور دینی علوم سے بے بہرہ ہے اور گمراہ کن عقائد کا پرچار کر رہا ہے اور ایسی گفتگو کرتا ہے جس کا شریعت اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ فتنہ پرور آدمی اپنے خبث باطن کا اظہار مذہبی رنگ میں کرتا ہے اور بے شمار لوگ اس کے دام فریب میں آ چکے ہیں۔ وہ نہ صرف حلقہ بگوش ہوئے ہیں۔ بلکہ اس کے عقائد فاسدہ کا بھی پرچار کرتے ہیں۔ یہ بدخصلت متضاد دعوے کرتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ سورج، چاند اور حجر اسود میں اس کی شبیہہ نظر آتی ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مل چکا ہے۔ اس نے بڑی بے شرمی سے کلمہ طیبہ میں تحریف کی ہے اور باقاعدہ سٹیکر شائع کئے ہیں جن میں لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہوا ہے۔ گویا محمد رسول ﷺ کی جگہ اپنا نام درج کیا ہے۔ نعوذ باللہ

گزشتہ سال کے آخر میں لیاقت باغ راولپنڈی میں ایک کانفرنس رکھی۔ جس کے لئے بڑے بڑے پوسٹر چھپوائے گئے۔ جن میں فخر انسانیت کانفرنس درج تھا۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ کانفرنس رسول اللہ ﷺ کی عظمت کے لئے منعقد کی جا رہی ہے۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس تھی اس نے نہایت چالاکی اور کمالات مہارت سے فخر انسانیت کے آگے اپنی نمایاں تصویر شائع کروائی۔ جس سے صاف ظاہر تھا کہ فخر انسانیت وہ ملعون خود ہے۔

اس کے علاوہ اس کے بعض نہایت قریبی چیلے، پیروکار مختلف شہروں میں اس کے مشن کی تبلیغ کر رہے ہیں اور ذکر کے نام پر مجالس منعقد کرتے ہیں۔ جس میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر غیر شادی شدہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہیں۔ اس میں قلب جاری کرنے کا خصوصی عمل سکھایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ گمراہ کن عقائد من گھڑت قصے اور خرافات پر مبنی اعمال سکھائے جاتے ہیں۔ کتاب و سنت کی صحیح تعلیم سے دور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازی خاں کی خصوصی عدالت نے اب حال ہی میں اس کے ایک پیروکار کو گمراہ کن عقائد اور توہین آمیز خیالات کا پرچار کرنے پر سترہ سال قید بامشقت اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔ جس کی تفصیل ہفت روزہ تکبیر کراچی شمارہ ۱۵ صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

ہماری پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء دانشوران، اہل فکر و دانش صحافی حضرات، وکلاء، اساتذہ سے خصوصی التماس ہے کہ وہ گوہر شاہی کے مذموم عزائم کو سمجھیں اور اس کے خلاف فورا کارروائی عمل میں لائیں۔ اس سے قبل یہ فتنہ بھی قادیانیوں کی طرح اپنی جڑیں مضبوط کرے اس کو ہمیشہ کے لئے جڑ سے اکھاڑ دینا چاہئے۔

خطباء اور واعظین سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنی تقریروں خطبوں میں عوام الناس کو اس کی گہری سازش اور گمراہ کن عقائد سے آگاہ کریں اور اس سے متنبہ رہنے کی تلقین کریں۔ خاص کر سنی بھائیوں سے التماس ہے چونکہ اس نے سب سے زیادہ کام سنیوں میں کیا ہے لہذا اس کا فورا تدارک کریں۔

آخر میں ہماری حکومت وقت سے التماس ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ پاکستان کی جغرافیائی حدود کے ساتھ اس کی نظریاتی حدود کا پورا تحفظ کریں اور کسی گماشتے کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ جب چاہے اور جہاں چاہے گمراہ کن عقائد کی تشہیر کرے اور اسلام کے مسلمہ عقائد کے خلاف توہین آمیز رویہ اختیار کرے اور خود کو فخر انسانیت منوائے۔ ایسے تمام افراد کا فورا نوٹس لینا چاہئے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جانی چاہئے۔ اگر حکومت نے یہ ذمہ داریاں پوری نہ کی تو راسخ العقیدہ مسلمان خود اس کا بندوبست کریں گے وطن عزیز جس کا متحمل نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت فورا کارروائی کرے گی۔

عالم اسلام کے ممتاز عالم دین اور مسجد نبوی کے شیخ الحدیث سماحۃ الشیخ عمر محمد فلاتہ کا سانحہ ارتحال

یہ خبر نہایت رنج و الم کے ساتھ سنی گئی کہ دنیائے اسلام کے ممتاز سکالر اور نامور عالم دین مسجد نبوی کے شیخ الحدیث سماحۃ الشیخ عمر محمد فلاتہ حج سے ایک روز قبل اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان اللہ و انا علیہ رجعون

گذشتہ کل عزیزی عبدالرزاق ساجد نے اس اندوہناک خبر کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ حج کی مصروفیت کی وجہ سے بروقت اطلاع نہ کر سکے۔

الشیخ عمر محمد فلاتہ رحمتہ اللہ علیہ علمی حلقوں میں تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ کا شمار عالم اسلام کے ممتاز علماء میں ہوتا ہے۔ آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ مسجد نبوی میں پچاس سال تک حدیث کا درس دیتے رہے اور اکناف عالم سے طلبہ فیض حاصل کرتے رہے اور آج پوری دنیا میں آپ کے ہزاروں شاگرد دین کی تدریس اور اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔

آپ نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسلام کی اشاعت اور اس کی تدریس کا راستہ منتخب کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے رفقاء نے سیاسی راستہ کا انتخاب کیا اور آج بڑے بڑے عہدوں حتی کہ وزارت پر متمکن ہیں۔ لیکن میں نے دینی علم کا راستہ اختیار کیا۔ مسجد نبوی اور دارالحدیث میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ جس کی بدولت اللہ تعالی نے بڑی عزت بخشی۔ میرے رفقاء کو کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی کوئی ان کے ناموں سے آشنا ہے لیکن دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں میرا شاگرد موجود نہ ہو اور وہ سب میرے لئے دعاگو ہیں۔ یہ عزت' شہرت اور وقار صرف دین کی بدولت ملی۔ جس پر ہمیشہ اللہ تعالی کا شکر گزار ہوں۔

آپ عالمی شہرت یافتہ اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ کے سیکرٹری جنرل بھی رہے۔ آپ کی اعلی صلاحیتوں کی بدولت یہ یونیورسٹی دنیا میں متعارف ہوئی اور اس کا عالمی معیار دو چند ہوا۔ آپ کے دور میں زیر تعلیم تمام طلبہ جانتے ہیں کہ آپ کے حسن اخلاق اور طلبہ کے ساتھ مشفقانہ رویے کی وجہ سے یونیورسٹی کا ماحول انتہائی خوشگوار ہوتا تھا اور آپ کی بدولت اکناف عالم سے طلبہ کو بڑی آسانی سے داخلہ مل جاتا تھا۔ بالخصوص افریقی ممالک کے طلبہ پر بڑی عنایت کیا کرتے تھے۔ آپ کی نرم مزاجی اور طلبہ کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا کہ تنخواہ کا بیشتر حصہ طلبہ میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور شادی شدہ طلبہ کو ان کی ضروریات کے لئے اچھی خاصی رقم عنایت کر دیا کرتے تھے۔

آپ کلیہ الحدیث (حدیث فکلیٹی) میں حدیث اور اس کے علوم پر لیکچر دیا کرتے تھے۔ آپ کا درس بہت علمی اور معلوماتی ہوا کرتا تھا۔ محدثین کے ساتھ آپ کو والہانہ عقیدت تھی اور بڑے احترام سے ان کا نام لیا کرتے تھے اور اہل حدیث مکتبہ فکر کو ہی فرقہ ناجیہ کہا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو اہل حدیث حضرات سے بڑی محبت تھی۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کو کئی مرتبہ آپ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ ان کی دعوت پر آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس منعقدہ لاہور میں شرکت کی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور لاکھوں افراد نے آپ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔

آپ کے خطبات منہج نبوی کی صحیح عکاسی کرتے ہیں۔ جس میں اسلامی عقائد' اتباع قرآن و سنت' فکر آخرت اور صحیح اسلامی ثقافت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

اس موقعہ پر آپ نے باصرار جامعہ سلفیہ کا دورہ کیا۔ اس کی تعلیمی دعوتی' تدریسی سرگرمیوں کا بغور جائزہ لیا اور نہایت گراں قدر مشوروں سے نوازا۔ آپ نے ہمیشہ جامعہ سلفیہ کے ساتھ تعاون کیا اور اس کے رئیس جناب میاں فضل حق مرحوم کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ آخری مرتبہ جب آپ تشریف لائے تو میاں صاحب مرحوم کے ذکر خیر پر آبدیدہ ہو گئے اور بے ساختہ ان کے لئے دعا مغفرت فرمائی اور آپ نے جامعہ کی کتاب میں اپنے خیالات کا بہترین انداز میں اظہار کیا اور جامعہ کی سرگرمیوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا۔
شہریوں کی طرف سے دی جانے والی ضیافتوں اور استقبالیوں میں بھی آپ نے شرکت فرمائی اور اسلام کی سچی اور حقیقی تصویر کشی کی۔

مدینہ منورہ میں آپ دارالحدیث کی سرپرستی فرماتے تھے۔ مسجد نبوی کی توسیع میں یہ ادارہ بھی توسیع میں شمار ہوا اور سعودی حکومت نے اس کا معقول معاوضہ دیا۔ جس سے آپ نے شارع مطار (ایئرپورٹ روڈ) پر ایک عالیشان ادارہ دارالحدیث کے نام سے تعمیر کیا۔ چونکہ یہ غیر سرکاری ادارہ ہے لہذا اس کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ملحقہ بڑا عظیم الشان ہوٹل بھی تعمیر کیا تاکہ اس کی آمدنی سے ادارہ چل سکے۔ دارالحدیث کی تعمیر کے وقت کئی مرتبہ ان سے شرف ملاقات حاصل ہوئی۔ خاص کر اس کے ڈیزائن اور حتمی نقشے کی منظوری کے وقت مرحوم میاں فضل حق بھی موجود تھے۔ ان کی رائے کو اولیت دی گئی۔ آپ نے اپنی گرہ خاص سے مبلغ دس ہزار ریال دارالحدیث کی تعمیر میں پیش کئے اور الشیخ فلاتہ ہمیشہ احسان مندی کے ساتھ اس کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔

یونیورسٹی سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے اپنی زندگی دارالحدیث کے لئے وقف کر دی تھی اور اس میں عظیم الشان لائبریری قائم کی اور اپنی تمام کتب اس کے لئے وقف کر دیں اور اس کا نام مکتبہ اہل حدیث تجویز کیا۔